دل کی بات

اسلام اور وطن کے غدار

"قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں بھارت زندہ باد کے نعرے"

اوائل اگست میں قادیانیوں کا سالانہ اجتماع لندن میں منعقد ہوا جس سے برطانیہ میں بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر کے ایل سنگھوی نے بھی خطاب کیا جسے خاص طور پر اجتماع میں مدعو کیا گیا تھا۔ اخبارات میں اس اجتماع کی جو خبر شائع ہوئی اس کا متن درج ذیل ہے۔

قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارت زندہ باد کے نعرے

"شری غلام احمد کی جے" کے نعرے مرزا طاہر نے خود لگوائے۔ بھارتی ہائی کمشنر نے بھی تقریر کی

لندن (بیورو رپورٹ) برطانیہ میں بھارت کے ہائی کمشنر ڈاکٹر کے ایل سنگھوی نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کو اس بات کا فخر ہے کہ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر قادیاں (بھارت) میں موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی حکومت نے قادیانیوں کو ہر قسم کی مذہبی اور سماجی آزادی دے رکھی ہے۔ قادیانیوں کا ساتواں سالانہ جلسہ یہاں ٹلفورڈ میں 3 روز جاری رہنے کے بعد گزشتہ رات ختم ہو گیا۔ اس میں 126 ملکوں سے آئے ہوئے 10 ہزار افراد نے شرکت کی۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد پاکستانیوں کی تھی ان کی تعداد 7 سو بیان کی گئی ہے۔ مرزا طاہر نے اختتامی اجلاس میں قیام پاکستان میں احمدیوں کی خدمات کے بعض تاریخی حوالے دیئے اور کہا کہ احمدیوں نے پاکستان کی ہر ممکن حمایت کی ہے لیکن اس کے برعکس جن ملاؤں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی وہ آج بھی پس پردہ اس ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے پاکستان کے تمام سیاستدانوں اور فوجی جرنیلوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سابقہ اختلافات فراموش کر کے ایک ساتھ اکٹھے ہو کر پاکستان کے خلاف اندرون اور بیرون سازشوں کا جائزہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح "پاکستان کو دنیائے اسلام کے لئے ایک نمونے کا ملک بنانا چاہتے تھے۔ وہ تمام فرقوں کو اس ملک میں مساوی حقوق دینا چاہتے تھے وہ تنگ نظر ملاؤں کے خلاف تھے۔ بھارتی ہائی کمشنر کی تقریر کے دوران سامعین نے بھارت زندہ باد اور شری غلام احمد کی جے کے نعرے لگائے۔ یہ دونوں نعرے مرزا طاہر احمد نے خود لگائے جس کے جواب میں پنڈال میں موجود سامعین نے زندہ باد کہا۔ مرزا طاہر احمد نے بعض عرب علماء پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ لوگ ہمارے خلاف ہیں لیکن اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمارے عقیدے سے قطعی طور پر لاعلم ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو قانون کا نشانہ بنانا کہاں کی شرافت ہے۔ یہ فیصلہ خدا پر چھوڑ دو کہ اس کا دل کیا کہتا ہے۔ قادیانیوں کے اس اجلاس کی کوریج کے لئے ٹیلیویژن اور میڈیا کے لاتعداد رپورٹر موجود تھے۔ قادیانی جماعت کے پریس سیکرٹری رشید چودھری نے بتایا کہ سیٹلائٹ کے ذریعے اس سالانہ جلسہ کی کوریج پاکستان کے بعض خاص علاقوں میں دکھائی گئی ہے۔

روزنامہ پاکستان۔ لاہور

۴۔ اگست ۱۹۹۲ء

اسی طرح ایک خبر اور بھی شائع ہوئی جو ہر محب وطن پاکستانی کی توجہ کا مرکز بنی۔ متن ملاحظہ فرمائیں

یہودی لابی اور اس سے منسلک 271 افراد کی گرفتاری کا حکم

اکثریت ایک غیر مسلم فرقہ کی ہے جو خود کو مسلمان ظاہر کر کے اسرائیلی حکومت کیلئے کام کرنے میں مصروف ہے

جاسوس ملک کے تمام حساس علاقوں سے پھیلے ہوئے ہیں اکثریت بھارت کے راستے پاکستان میں داخل ہوئی ہے

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے اندر یہودی لابی کا سراغ لگانے اور اس کے تقریباً 271 افراد کی گرفتاری کیلئے تمام خفیہ اداروں کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان ذرائع کے مطابق ان میں سے اکثریت ایک

غیر مسلم فرقہ کی ہے جو خود کو مسلمان ظاہر کر کے یہودیوں اور خاص طور پر اسرائیلی حکومت کیلئے کام کرنے میں مصروف ہیں۔ ان ذرائع کے مطابق یہ ایجنٹ اور جاسوس قریباً ملک کے تمام حساس علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کا باہمی رابطہ بھی ہے۔ ان میں سے اکثریت بھارت کے ذریعہ پاکستان میں داخل ہوئی ہے اور ان کی تعداد میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ ستمبر ۹۱ء

قارئین کرام! یہ دونوں خبریں قادیانیوں کے شرمناک ماضی و حال اور مستقبل میں ان کے بھیانک عزائم سمجھنے کیلئے کافی ہیں۔ ہم احرار سرفروش تو روز اول سے پورے یقین کے ساتھ کہتے چلے آئے ہیں کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں، لیکن ہماری بات کو ملا کی بڑ اور فرقہ واریت قرار دینے والے لبرل ازم کے مریض حکمران، خارش زدہ سیاست دان اور نام نہاد دانشور اب بھی خاموش ہیں اور ان کی حب الوطنی کو جوش نہیں آیا۔ وہ اگر علامہ اقبال مرحوم کو ہی پڑھ لیں تو یقیناً انہیں صحت "مسترہ" نصیب ہوجائے گی۔ علامہ مرحوم نے بھی پنڈت نہرو کے جواب میں یہی لکھا تھا کہ "قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"

پاکستان کے ساتھ بھارت کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ ہی رہے ہیں اور تمام بھارتی حکومتوں نے ہمیشہ پاکستان کو بہرصورت نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ بھارت پاکستان کے ساتھ تین جنگیں لڑ چکا ہے۔ اس نے ہمیں آدھے ملک سے بھی محروم کیا ہے پاکستان اور بھارت کی کہانی اتنی تلخ ہے کہ کوئی محب وطن پاکستانی اس باب میں دوسری رائے نہیں رکھتا۔ ان حالات میں قادیانیوں نے اپنے سالانہ اجتماع میں نہ صرف بھارتی ہائی کمشنر کو مدعو کیا بلکہ اس کی تقریر کے دوران مرزا طاہر نے خود بھارت زندہ باد کے نعرے لگوائے۔ پھر بھارتی ہائی کمشنر نے قادیانیوں کا جس طرح قصیدہ پڑھا ہے اور بھارتی حکومت کی طرف سے قادیانیوں پر نوازشات کا جو ذکر کیا ہے اس سے صرف نظر ممکن نہیں۔ مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ "قیام پاکستان کے مخالف ملا پاکستان کی سلامتی کیلئے خطرہ بنے ہوئے ہیں" سراسر کذب و افتراء ہے حالانکہ وہ قیام پاکستان کے بعد کسی ملا کا ایک عمل بھی ایسا پیش نہیں کرسکتے جس نے ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچایا ہو۔ جبکہ قادیانیوں کی پوری جماعت اور اس کا کام ملکی سلامتی کیلئے مستقل خطرہ ہیں۔

پوری دنیا کے مسلمان، مرزائیوں کے عقائد و افکار سے بخوبی واقف ہیں، اسی واقفیت کی بناء پر امت مسلمہ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا، کلمہ طیبہ تو منافقین بھی پڑھتے تھے۔

قادیانی قیام پاکستان سے لیکر آج تک ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچاتے چلے آرہے ہیں یہ بات تو اب ثابت ہوچکی ہے کہ ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن میں سر ظفر اللہ خان قادیانی آنجہانی نے سازش کرکے فیروز پور گورداسپور، بٹالہ، قادیان اور کشمیر کو پاکستان کا حصہ نہ بننے دیا پھر سر ظفر اللہ نے اپنی وزارت خارجہ کے عہد میں پوری دنیا میں پاکستان کیلئے نہیں بلکہ مرزائیت کے لئے بطور مشنری مین کے کام کیا۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا دفتر اور تنظیم قائم ہوئی اور یہودی حکومت نے ان کی مکمل سرپرستی کی، یہی سر ظفر اللہ تھا جس نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کو کافر کہہ کر ان کا جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا تھا۔

۱۹۵۲ء میں مرزا بشیر الدین محمود آنجہانی نے بلوچستان کو قادیانی سٹیٹ بنانے کا منصوبہ بنایا تو مجلس احرار اسلام نے نہ صرف اس منصوبے کو طشت از بام کیا بلکہ ملک گیر تحریک برپا کرکے اس ملک دشمن سازش کو ناکام بنایا۔ تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں فوج میں موجود مرزائی جرنیلوں نے دس ہزار نہتے مسلمانوں کو

امپورٹڈ گولیوں کا نشانہ بنا کر انہیں شہید کیا اس ظلم و ستم میں دلالی کا ایک کلیدی اور ذلیل کردار جنرل اعظم خان تھا جس نے مرزائیوں کے اشارے پر نہ صرف مسلمانوں کا قتل عام کیا بلکہ ملک کو پہلے مارشل لاء کا تحفہ بھی دیا۔ علاوہ ازیں اس وقت کی مسلم لیگی حکومت نے بھی قادیانیت نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیگ کی بے حمیت حاکم قیادت نے اس بات کا خیال بھی نہ رکھا کہ یہی قادیانی لیاقت علی خان کے قتل کی سازش کے اصل کردار ہیں۔

قادیانیوں کا آج تک کا کردار اس بات پر شہادت ہے کہ وہ اسلام، ملت اور وطن کے غدار ہیں۔ واضح رہے کہ "اکھنڈ بھارت" کا قیام قادیانیوں کا عقیدہ ہے آنجہانی مرزا بشیر الدین نے اسی نظریہ کے حق میں اپنی ایک "مجلس عرفان" میں اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا تھا

"میں نے محسوس کیا کہ گاندھی جی میرے ساتھ ہم بستر ہوئے ہیں" ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں اسی خواب میں کہا کہ "یہ حالت عارضی ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہوجائے تاکہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں"۔

قادیانیوں نے آنجہانی مرزا بشیر سمیت اپنے تمام مردے "بہشتی مقبرے" میں اماناً دفن کئے ہیں۔ اور اپنے اسی ملک دشمن عقیدے کے مطابق ملک کو توڑ کر (ان کے منہ میں راکھ) سب مردوں کو قادیان میں دوبارہ دفن کریں گے۔

قادیانی، بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور ان دونوں ملکوں میں نہ صرف ان کے مشن قائم ہیں بلکہ حکومتی سرپرستی بھی حاصل ہے کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کو نقصان پہنچانے اور ایٹمی راز فروخت کرنے والے یہی قادیانی ہیں۔ حکومت نے یہودی لابی کے جن ۱۷۲ افراد کی گرفتاری کا حکم دیا ہے ہماری معلومات کے مطابق وہ قادیانی ہیں اور بھارت کے راستے پاکستان میں داخل ہو کر تخریب کاری کر رہے ہیں۔

ان حالات و واقعات کی روشنی میں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا طاہر پر بھارت نوازی اور پاکستان سے غداری کے الزام میں مقدمہ قائم کر کے اسے گرفتار کیا جائے۔ اس کا پاسپورٹ ضبط کیا جائے علاوہ ازیں کلیدی اور حساس عہدوں پر موجود قادیانی افسروں کو برطرف کیا جائے اور باقی تمام سرکاری ملازم قادیانیوں کی نگرانی سخت کی جائے۔ یہ بات بالکل بےوزن ہے کہ قادیانی مسئلہ ختم ہوگیا ہے حقیقتاً یہ ناسور اب زیادہ خطرناک ہوگیا ہے، حکومت ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے اور اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیکر تمام دفاتر سر بمہر اور ریکارڈ ضبط کرے اگر اس نازک مرحلہ پر بھی غفلت کا مظاہرہ کیا گیا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا شدید خطرہ ہے۔

سیلاب ---- اللہ کا عذاب

گزشتہ ماہ پاکستان تاریخ کے بدترین سیلاب کی زد میں آیا۔ خصوصاً پنجاب اور سندھ کے لوگ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ۱۹۷۳ء میں بھی سیلاب آیا تھا مگر اتنی تباہی تب نہ ہوئی تھی جتنی اب ہوئی ہے۔ حکومتی دعووں کے مطابق ۱۹۷۳ء سے اب تک کے درمیانی عرصے میں بھی ہم سیلاب کے خطرہ سے دوچار ہوئے مگر حفاظتی انتظامات بہتر ہونے کی وجہ سے خطرہ ٹل گیا مگر اس مرتبہ تمام تدبیریں ناکام ہوگئیں۔ اس مسئلہ پر مختلف حلقوں کی طرف سے بھانت بھانت کی بولیاں بولی گئیں، حزب اختلاف نے حکومت کو مطعون کیا اور حکومت نے حزب اختلاف کو۔ اس مباحثے

(بقیہ صلا پر)